فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۹ صفر ۱۳۹۰ھ - ۶ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۶ مئی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

باتھرسٹ (گیمبیا) ۳ مئی بذریعہ کیبل گرام
مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا خیریت سے ہیں اور طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی شہر وضلع کی طبیعت چند روز سے علیل ہے۔ صحت میں شوگر کی مقدار میں اضافہ اور دورانِ خون میں گاہ بگاہ رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ احبابِ جماعت سے محترم چوہدری صاحب کی کاملہ وعاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (سید اعجاز احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی)

گیمبیا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی گیمبیا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات

حضور نے ملاقات کے دوران سربراہِ مملکت کو انگریزی تفسیر القرآن کا تحفہ دیا

سابق گورنر جنرل الحاج سر الیف ایم سنگھاٹے کی طرف سے وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام

استقبالیہ تقریب میں دیگر سربرآوردہ حضرات کے علاوہ خود سربراہِ مملکت نے بھی شرکت فرمائی

باتھرسٹ (گیمبیا) ۳ مئی ۱۹۷۰ء بذریعہ کیبل گرام۔
جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ اور لائبیریا کا کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد یکم مئی سے گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ میں قیام فرما ہیں اور وہاں اہم دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے باتھرسٹ سے جو تازہ اطلاع کیبل گرام مرسلہ ۳ مئی کے ذریعہ موصول ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گیمبیا کے صدرِ مملکت سر داؤدا جیرا باجاوارا سے ملاقات فرمائی۔ ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ مع تفسیر صدرِ مملکت کو دیا جسے انہوں نے پورے احترام کے ساتھ قبول کرنے کی سعادت پائی اور یہ بیش بہا تحفہ حاصل ہونے پر قلبی مسرت اور شکریہ کا اظہار فرمایا۔

گیمبیا کے سابق گورنر جنرل جناب الحاج سر ایف۔ ایم سنگھاٹے صاحب اور محترمہ لیڈی سنگھاٹے صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں "ہوٹل اٹلانٹک" میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ دیا جس میں مملکتِ گیمبیا کے وزراء، دیگر سربرآوردہ حضرات اور مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں کے علاوہ خود گیمبیا کے سربراہِ مملکت سر داؤدا جیرا باجاوارا نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا کے سربرآوردہ حضرات سے ملنے اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گیمبیا کے سابق گورنر جنرل محترم جناب الحاج سر ایف۔ ایم سنگھاٹے نہ صرف یہ کہ بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ خوش نصیب متبع ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ خاص کے نتیجہ میں اپنی ایک عظیم الشان بشارت کے ابتدائی ظہور کے لئے چُنا اور اس طرح اُس عظیم الشان بشارت کے اوّلین مورد بننے کا خصوصی شرف اور امتیاز آپ کے حصہ میں آیا۔ وہ عظیم الشان بشارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۶۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔
"مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۰)
چنانچہ محترم جناب الحاج سر الیف۔ ایم سنگھاٹے وہ پہلے سربراہِ مملکت ہیں جنہوں نے ۱۹۶۶ء میں خاص خدائی تحریک اور القاء کے ماتحت گیمبیا کی آزاد وخود مختار مملکت کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا عطا کئے جانے کی درخواست کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے آپ کو حضور علیہ السلام کے بابرکت کپڑوں میں سے کپڑے کا ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا۔ چنانچہ یہ تبرک اس وقت سے آپ کے پاس محفوظ ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتوں کا مورد بنانے کا موجب ثابت ہو رہا ہے۔ پس آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کے مہتم بالشان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

اب آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کرنے اور حضور کے ساتھ ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہو گیا ہے۔ آپ کیلئے یہ شرف خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آپ حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ اور حضور کی وساطت سے ہی بتائید وتوفیقِ الٰہی ایک نہایت ہی مہتم بالشان نشان کے اوّلین مورد بنے ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور کی بخیر وعافیت کامیاب و کامران واپسی کے لئے خاص توجہ اور الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی شدید علالت اور خاص دُعا کی تحریک

محترم جناب صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے نے جہلم سے اپنے تار مرسلہ ۴ اپریل ۱۹۷۰ء کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید طور پر بیمار ہیں اور جہلم کے ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ آپ کے پِتّا میں درد ہے اور اس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جگر بھی متورم ہے۔ ہاضمہ کا نظام بگڑ گیا ہے اور اُلٹیوں کی بھی تکلیف ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعا کریں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ فضلوں، رحمتوں اور برکتوں والی دراز عمر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

قسط دہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے پانچ ہزار احمدیوں اور سینکڑوں غیر از جماعت اصحاب کا اجتماع

ایمان و اخلاص کے قابلِ رشک نمونے۔ مقامی کالج کے پروفیسروں اور طلباء سے ملاقات اور مختلف دعوتوں میں شرکت

نائیجیریا سے روانگی کے موقع پر اہلِ نائیجیریا کے نام اہم پیغام

امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنے مکتوب مرسلہ از نائیجیریا میں رقمطراز ہیں:۔

سولہ اپریل کو پریس کانفرنس تھی۔ سترہ کو خطبہ جمعہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ حضور نے مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج میں ادا فرمایا۔ احمدی ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے شاید پانچ ہزار۔ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت معززین بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد تین چار سو کے درمیان تھی مستورات نے بھی شمولیت کی۔ شمعِ خلافت کے پروانوں کے اشتیاق کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے چاروں طرف سے احباب ٹوٹے پڑتے تھے اور چاہتے تھے کہ حضور کے دستِ مبارک کا ایک ہلکا سا لمس ان کو نصیب ہو جائے۔ ہال کے باہر گیٹ پر جو وسیع صحن میں کھلتا ہے اور جہاں پانچ سو کے قریب دوست باہر ہی صف بستہ بیٹھے تھے۔ کپڑے پر یہ الفاظ لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے۔

اللہ اکبر۔ خلیفۃ المسیح آج ہمارے درمیان ہیں، الحمد للہ۔

ایک پرانے احمدی زار و قطار روتے تھے اور کہتے تھے آج وہ سب مخلصین یاد آ رہے ہیں جنہوں نے احمدیت کی خاطر اتنی قربانیاں کیں اور اس انتظار میں فوت ہو گئے کہ حضرت امیر المومنین خود یہاں تشریف لائیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے انگریزی میں دیا اور اس کا ترجمہ محترم ثناء غلو صاحب نے جو انگریزی سے یوروبا زبان میں ترجمے کے ماہر ہیں۔ کیا۔ محترم ثناء غلو صاحب تبلیغ کے دیوانے، احمدیت کے فدائی اور شمعِ خلافت کے پروانے ہیں اور عاشقانہ رنگ رکھتے ہیں۔ گیمبیا میں جا کر احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور وہاں جماعت قائم کی۔ ادب سے حضور سے اجازت چاہی کہ اپنی محنت کے ثمرات کو ایک بار پھر گیمبیا جا کر دیکھ آئیں۔

جمعہ کے بعد مقامی یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور سینئر یونیورسٹی students کے ہمراہ حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے باوجود سخت گرمی کے حضور نے انہیں شرفِ باریابی بخشا اور ان کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ حاضرین میں ڈاکٹر تاج الدین غماڈاموسی۔ ڈاکٹر ڈاؤدو قابلِ ذکر ہیں۔ ڈاکٹر غماڈاموسی ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری کے صدر ہیں اور نہایت شریف الطبع۔ لائق اور ماہر سکالر ہیں۔ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کو اپنے طلباء کے سامنے خاص طور پر Recommend کیا ہوا ہے۔ خاکسار راقم کو انہوں نے بتایا کہ احمدیت جس طرح جدید تقاضوں کی روشنی میں اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے وہ نہایت حسین ہے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے احمدیہ لٹریچر پر خصوصیت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تعریف کی۔ کئی کتابوں کا نام لیا جنہیں وہ پڑھ چکے ہیں۔ اور طلباء کو Recommend کر چکے ہیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی کی ایک لیکچرر کو حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کی جانب سے ایک انگوٹھی تحفۃً دی گئی۔

جمعرات کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چند ایک دوستوں اور LAGOS لیگس کے Intellectuals کو عشائیے پر مدعو فرمایا۔ شامل ہونے والوں میں یہ اصحاب بھی موجود تھے:۔

عالم وزیری عبدہ و جو Cabinet Division میں اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں اور جنہیں حضور اپنا بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں اور جو حضور کی تشریف آوری پر احمدی ہوئے۔ مسٹر ظفر اللہ الیاس جو حضور کی خدمت میں سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہے اور جو سٹیٹ بنک آف نائیجیریا میں ایک ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ امیر صاحب نائیجیریا مولوی فضل الٰہی انوری۔ ڈاکٹر Adegbiete لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر آف لاء ڈاکٹر تاج الدین Gbadamosi پروفیسر آف ہسٹری لیگوس یونیورسٹی۔ پروفیسر S. A. Dawodu سیکرٹری کالج آف ایجوکیشن لیگوس یونیورسٹی مسٹر اور مسز ایس۔ نقوی۔ گرامر سکول لیگوس۔ ڈاکٹر عمر دین صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر لیگوس اور اراکین قافلہ۔ سید منور احمد صاحب بھاگلپوری۔ اگلے روز یعنی جمعہ کی شام (سترہ اپریل) حضور کی ایک اور دعوت ہوئی جس میں اراکین قافلہ کے علاوہ انڈونیشیا کے سفیر۔ سیرالیون کے سفیر، نائیجیریا کے سفیر اور سوڈان کے سفیر شامل ہوئے۔

۱۸/۴/۷۰ کی صبح کو آٹھ بجے صبح (یعنی پاکستان کے وقت کے مطابق بارہ بجے دوپہر) غانا کے لئے ہوٹل فیڈرل پیلس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روانہ ہوئے حضور نے جو انگوٹھی پہنی ہوتی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہی انگوٹھی ہے جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کندہ کروایا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ انگوٹھی وراثتاً ہر خلیفہ کی تحویل میں رہے گی۔ اس انگوٹھی کو گھسنے سے بچانے کے لئے اس پر کپڑے کا غلاف چڑھایا ہوا ہے۔ اس کا موجودہ غلاف اتار کر حضور نے ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل احباب کو عنایت فرمایا:۔

۱۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

۲۔ محترم بقری صاحب پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

۳۔ محترم مولانا ایم۔ بی۔ شاد صاحب مشنری انچارج کانو۔

۴۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب

اسی طرح مولانا فضل الٰہی انوری صاحب اور مولانا سلطان احمد صاحب کو اپنی قمیص اور شلوار۔ مولانا ایم۔ بی۔ شاد صاحب کو پگڑی اور محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب کو بنیان تبرکاً عنایت فرمائیں۔

اس سے قبل برادرم سلیم ناصر صاحب کو حضور نے اپنا جوتا عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو مبارک کرے۔ آمین۔

روانگی سے قبل حضور نے اہلِ نائیجیریا کو مندرجہ ذیل پیغام دیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ جو اگلے روز ۱۹ اپریل کے اخبارات میں شائع ہوا۔ پیغام یہ ہے:۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نائیجیریا کی سرزمین سے روانہ ہوتے وقت میرا دل آپ سے محبت اور اخوت کے جذبات سے لبریز ہے۔ نائیجیریا کے دورے کی یاد ہمیشہ ایک عزیز متاع کی حیثیت سے میرے دل میں محفوظ رہے گی۔ اب جبکہ یہ دورہ ختم ہو رہا ہے میں غمگین ہوں اور آپ کی پیاری یاد سے دل مغموم ہے۔ آپ کی محبت نے میرا دل جیت لیا ہے، میں اور سیدہ منصورہ بیگم آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ ایک عظیم ملک کے عظیم فرزند ہیں جو طبعی اور انسانی خزائن سے مالا مال ہے آپ ایک شاندار مستقبل کے مالک ہیں۔ ایسا مستقبل جو آپ کے تصوّر سے بھی بڑھ کر شاندار ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے۔ آپ ہم سب کے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آپ حق و صداقت کی شمع لے کر چار دانگِ عالم میں پھیل جائیں یہاں تک کہ دنیا آپ سے اپنی امیدیں وابستہ کرے اور لوگ آپ کی قسمت پر رشک کریں۔ آمین۔

ایئر پورٹ پر پہلے حضور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف فرما رہے۔ مستورات حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں حاضر رہیں۔ پھر حضور احبابِ جماعت کے ساتھ جو جوق در جوق ایئر پورٹ پر پہنچے ہوئے تھے اپنے کیمرے سے تصاویر لیتے رہے۔ حضور کے خدام دیوانہ وار حضور کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ اگلے روز یعنی انیس اپریل کو اخبار سنڈے پوسٹ نے لکھا

(باقی صفحہ ۵ پر)

قسط نمبر ۲

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ حق

پبلک جلسے، اخبار ٹروتھ کی وسیع اشاعت، تعلیم و تربیت، عید الفطر، ریڈیو پر تقاریر، دورہ جات، تعمیر مساجد

۱۹۷ افراد کا قبول حق

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مبلغ نائیجیریا)

تعمیر مساجد

الیشان (Ilishan)، ایجیڈے اوو ڈے اور اُویو (Oyo) مقامات پر مساجد کی تعمیر کا کام جاری تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں یہ تمام مساجد پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ فالحمد للہ۔

دو دوسرے مقامات Ago-Iwoye اور Ondo میں بھی مساجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اجیبو اوڈے اور اونڈو سرکٹ نے بالترتیب ایک سو پونڈ اور ایک سو پچاس پونڈ کی رقم دینے کا وعدہ کیا۔

جماعت کی طرف سے عطیہ

پانچ آدمیوں کے ایک وفد نے مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد کی قیادت میں کانو سٹیٹ کے کمشنر فار انڈسٹری اینڈ ٹریڈ سے ملاقات کی اور انہیں کانو سٹیٹ ایجوکیشن ٹرسٹ کے لئے جماعت کی طرف سے ساٹھ پونڈ کا عطیہ پیش کیا۔ اس پر کمشنر صاحب موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ملک میں جماعت کی تعلیمی خدمات کو بہت سراہا۔

حکومت نے اپنے بلٹن میں اس خبر کو شائع کیا۔ اسی طرح وہاں کے ایک اخبار نیو نائیجیرین نے بھی اس کی اشاعت کی۔ نیز ریڈیو کاڈونا نے کئی بار یہ خبر نشر کی۔

نمائش

۲۴ تا ۳۱ اکتوبر اور ۷ نومبر کو کانو میں مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے حج کے مناظر کی بعض تصاویر دکھانے کا انتظام کیا۔ اس پروگرام کا انعقاد مشن ہاؤس کے کھلے میدان میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آتے رہے اور پروگرام سے محظوظ ہوئے۔ علاوہ مقامی باشندوں کے وہاں پر موجود پاکستانی دوست بھی شریک ہوئے۔

اس موقع پر سلسلہ کے لٹریچر کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ ایک کثیر تعداد نے ملاحظہ کیا۔ بعض نے خرید بھی کیا۔

مختلف مسلم تنظیموں کے افسران نے اس پروگرام کو پسند کیا۔

قبل ازیں ۱۹ اکتوبر کو بھی پاکستان کے متعلق بعض تصاویر دکھائی گئی تھیں۔ اس موقع پر قریباً چھ سو کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ پاکستانی ہائی کمشنر جناب ایس۔ ایم قریشی صاحب، ان کی اہلیہ صاحبہ اور دیگر پاکستانی احباب بھی موجود تھے۔ جناب ہائی کمشنر صاحب موصوف نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر ہائی کمشنر صاحب اور دیگر پاکستانی احباب کی تواضع بھی کی گئی۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۷ افراد کو قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومبایعین کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور آسمانی نور سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

متفرق

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امیر صاحب دو مرتبہ لیگوس یونیورسٹی میں نماز جمعہ پڑھانے کی غرض سے تشریف لے گئے۔

۲۔ لیگوس میں مشن کے لئے زمین کے ایک پلاٹ کے حصول کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں ایک وفد جگہ دیکھنے کیلئے گیا اور پھر اس کے حصول کے لئے مزید انتظامات کئے گئے۔

۳۔ Ajegunle میں ایک احمدیہ ڈسپنسری کھولنے کی تجویز ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کئی مرتبہ وہاں تشریف لے گئے اور مجوزہ جگہ کا معائنہ کرتے رہے اور اس جگہ کو استعمال کے قابل بنانے کے لئے مفید مشورے دیتے رہے۔

۴۔ مکرم امیر صاحب اور بعض دوسرے ممبرانِ جماعت الیشان گئے جہاں ایک احمدی خاتون کا انتقال ہو گیا تھا۔ تجہیز و تکفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے وہاں پر لوگوں کو خطاب کیا۔ اس موقع پر کوئی چھ سو کی تعداد میں مسلم اور غیر مسلم موجود تھے۔

۵۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری، پریذیڈنٹ صاحب جناب ایس۔ او بکری اور مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب ایڈیٹر ہفتہ وار ٹروتھ سوڈان کے سفیر ہز ایکسی لنسی مسٹر حامد محمود الامین کی وطن کو واپسی پر ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر انہیں قرآن کریم اور دوسرا عربی اور انگلش اسلامی لٹریچر تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اس پر نظر ثانی کے لئے ایک دوست Dr. Kabir Galadanchi کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔

۷۔ لیگوس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کو وہاں کے طالب علموں اور پروفیسروں کو "لیلۃ القدر اور اس کی حقیقت" کے موضوع پر خطاب کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نے انہیں مواد مہیا کر کے دیا۔ ان کا یہ لیکچر بہت پسند کیا گیا۔

اسی طرح کانو میں وہاں کے ایک کمشنر کو اسلام اینڈ انٹرنیشنل آرگنائزیشن کے موضوع پر تقریر کرنی تھی انہوں نے مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد سے مدد کی درخواست کی جس پر شاد صاحب نے کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کی بعض دوسری کتب مہیا کیں اور بعض حوالے نکال کر دیئے۔

اسی عرصہ میں S.I.M کے ایک امریکن پادری جو اپنے مبلغین کے لئے اسلام پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں مشن ہاؤس کانو میں کئی بار آئے۔ اور اسلامی کلمۂ شہادت، نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ پر لکھے ہوئے مضمون کی کاپیاں شاد صاحب کو نظر ثانی کیلئے دیں۔ جناب شاد صاحب نے پڑھنے کے بعد غلط بیان شدہ امور کی نشان دہی

فرمان رسولؐ

راستہ کے حقوق

اسلام نے معاشرہ کی اصلاح کے لئے بڑی جامع اور تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ حتیٰ کہ بظاہر معمولی نظر آنے والی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زائد اقسام ہیں۔ سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایسی چیزیں ہٹا دی جائیں جو گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔

قیادت تربیت
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

کی جسے اس نے نوٹ کر لیا اور درست کرنے کا وعدہ کیا

۸۔ اگبیڈے میں ایک پرائمری سکول کھولنے کی تجویز ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے وہاں کے چیف سے ملاقات کی منسٹری آف ایجوکیشن میں اس سلسلہ میں ایک درخواست دیدی گئی ہے۔

۹۔ برادرم ظفر اللہ الیاس جماعت احمدیہ نائیجیریا کے سرگرم رکن اور احمدیہ مسلم اخبار ٹروتھ کے آنریری ایڈیٹر ہیں۔ آپ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی غرض سے پاکستان تشریف لے گئے۔ انہوں نے وہاں پر جلسہ کے علاوہ بہت سی دیگر تقریبات میں بھی شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں خوش آمدید کہا اور پھول تحفۃً پیش کئے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

ربوہ کی زیارت کے بعد آپ نے قادیان دارالامان کی بھی زیارت کی۔ اور پھر وطن کو واپسی پر حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ علی ذالك۔

آخر میں تمام بزرگان اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ہماری تائید و نصرت فرمائے۔ جماعت احمدیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ تا ہم اسلام کی فتح کی حقیقی خوشی کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ آمین۔ اللّٰھم آمین یارب العٰلمین +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم قوّتِ قدسیہ

تحریکِ وصیّت کا آغاز ماہوار چندہ سے ہوا

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلّغ بلادِ عربیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۹۰۵ء کے اختتام میں اپنی وفات کے متعلق متعدد الہامات ہوئے۔ ان کی بنا پر حضورؑ نے ماہِ دسمبر ۱۹۰۵ء میں "الوصیّت" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس میں جماعت کو نصائح فرمائیں۔ اپنی وفات کے قریب ہونے کے متعلق الہامات تحریر فرمائے اور نظامِ خلافت کے قیام کی پیشگوئی شائع کی۔ حضورؑ نے ان الہامات کی بنا پر ایک قبرستان بنانے کی سکیم بھی اس رسالہ میں تحریر فرمائی اور اس مقبرہ کی ایک غرض یہ تحریر فرمائی کہ:۔

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذاتی مملوکہ زمین اس مقبرہ کے لئے عطا فرمائی اور اس کو وقف فرما دیا اور رسالہ الوصیت میں اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کے لئے شرائط کا اعلان بھی فرما دیا۔ ان شرائط کا تعلق اصلاحِ نفس، تقویٰ، راستبازی سے ہے۔ نیز مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔"

(۲)

اس مقدس تحریک "الوصیت" میں سب سے پہلے جس بزرگ نے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور اپنے آپکو پیش کیا وہ حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ واعظ تھے جو ہمارے مشہور مبلغ رئیس التبلیغ انڈونیشیا حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے والدِ ماجد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ احمدیہ کے اداروں کا انتظام کرنے اور قیام قبرستان کے لئے ایک انجمن کی تشکیل فرمائی۔ ۲۱ر جنوری ۱۹۰۶ء کو اس کے قواعد و ضوابط تجویز کر کے ماہ فروری میں اس کی اشاعت کر دی گئی۔

حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ نے ۵ر مارچ ۱۹۰۶ء کو وصیت فرمائی اور دفتر الوصیت کے ریکارڈ کے مطابق ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء کو وصیت $\frac{1}{9-3-6}$ کا اندراج ہوا جس کے الفاظ یہ تھے:۔

"مَیں ایک مکان واقع قادیان صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہبہ کرتا ہوں۔ مَیں اس میں تا حیات رہونگا اور ہر ماہ ہوار کرایہ اس کا دیتا رہونگا اور اراضی پانچ گھماؤں نہری واقع موضع اوجلہ میں ہے اس کا پانچواں حصہ بنام انجمن موصوف ہبہ کرتا ہوں جو ایک گھماؤں ہوا۔"

(۳)

یہ ہے تحریک الوصیت کی بنیاد یا گویا اس تحریک کا آغاز چار آنہ ماہوار چندہ اور ایک گھماؤں زمین سے ہوا جس کی قیمت اُسوقت بمشکل (غالباً) بیس روپیہ ہو گی مگر الوصیت رسالہ کا ہر لفظ جذبۂ ایمان سے معمور ہے۔ حضورؑ نے اس میں بطور پیشگوئی فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔"

چند روز ہوئے، بہشتی مقبرہ میں میری نگاہ ایک قبر پر پڑی۔ اس کے کتبہ پر حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ کا نام مرقوم تھا اور ساتھ ہی تحریر تھا موصی ۱۔

اِن الفاظ کے پڑھتے ہی میرے سامنے تحریکِ احمدیت کی ایک متحرک فلم چکر لگانے لگی اور مَیں اس مزار کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ خیالات و افکار سے میرا دماغ پُر تھا۔ یہ میرے آقا مسیح موعود علیہ السلام کی قوّتِ قدسیہ کی تاثیر ہے کہ اس تحریک پر جس کا آغاز چار آنہ ماہوار سے ہوا آج تک لاکھوں روپیہ نچھاور کیا جا رہا ہے اور موصی صاحبان کئی مربعے اراضی اور اپنی قیمتی املاک پیش کرتے ہیں۔ موصی حضرات کی تعداد اس وقت تک تقریباً بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے اور فوت ہونے والے موصی صاحبان کے تابوت کینیڈا، افریقہ، لنڈن اور دنیا کے دیگر دُور دراز علاقوں سے اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز آتے ہیں۔ وفات ہزاروں میل دُور ہوتی ہے اور تدفین اس بہشتی مقبرہ میں! +

فرمانِ خداوندی

جھوٹی افواہ پھیلانا

کسی کے متعلق جھوٹی افواہ پھیلانا ایک بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

(ترجمہ) ان منافقوں کی یہ عادت ہے کہ جب بھی کوئی معاملہ امن کا ہو یا خوف کا ان کو معلوم ہوتا ہے تو وہ فوراً اسکو پھیلانے لگتے ہیں۔ اگر وہ ایسے امور کو رسول یا دیگر ذمہ دار لوگوں کی طرف لوٹاتے تو تحقیق کرنے والے لوگ اسے سمجھ لیتے۔

(النساء ع ۱۱)

قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ

کوئی احمدی تحریکِ جدید میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے يُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیّین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدیؐ فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بد قسمت ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بد قسمت ہے وہ جس نے مُنہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھائی۔"

وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے!

برادرم محترم میاں غلام نبی صاحب کمپازیٹر مرحوم کی یاد میں

(از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا)

خاکسار کو اپنے بھتیجے عزیزم محمد صدیق صاحب شاکر کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے تایازاد بھائی مکرم میاں غلام نبی صاحب کمپازیٹر آف بھاٹی گیٹ لاہور ایک مختصر سی علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

میرے یہ مرحوم بھائی اس وقت ہمارے خاندان کے سب سے بزرگ فرد تھے اور بڑی ہی قابل رشک خوبیوں کے مالک تھے۔ ان صفات میں سے وہ صفت جو ان میں خاص طور پر نمایاں تھی اور جس کے باعث مجھے ان سے قلبی محبت تھی وہ یہ تھی کہ آپ میں صلہ رحمی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ایک وقت تھا کہ ہمارا سارا خاندان ضلع گوجرانوالہ کے موضع کھونڈی کھجور والی میں رہا کرتا تھا اور آپ صرف اکیلے بعہ اپنے اہل وعیال کے لاہور رہا کرتے تھے لیکن آپ نے اپنی کوشش اور ہمدردانہ سلوک سے تقریباً ہم سب کو لاہور آ بسایا اور یہ آپ نے اس طرح کیا کہ ہمارے خاندان کا کوئی فرد جونہی جوان ہوا اسے لاہور بلا کر کسی نہ کسی کام پر لگوا دیا اور اگر خدانخواستہ کوئی معقول کام فوری طور پر نہ مل سکا تو اسے کسی چھوٹی موٹی تجارت پر لگا دیا اور بسا اوقات اسے ابتدائی سرمایہ بھی بطور قرضہ حسنہ اپنے پاس سے مہیا کیا اور بیکاری کے ایام میں اسے کھانا بھی اپنے پاس سے دیا اور اس تمام حسن سلوک اور امداد کے باوجود ان کی باعث صد رشک خوبی یہ تھی کہ اپنے اس عزیز کو تاعمر کبھی یہ نہ جتلایا کہ میں نے تم پر فلاں وقت یہ احسان کیا تھا اور پھر آپ کا یہ حسن سلوک ہم جیسے اپنے قریبی رشتہ داروں سے ہی مخصوص نہ تھا بلکہ میں نے بسا اوقات اپنے کافی دور کے رشتہ داروں کو بھی اس حسن سلوک اور صلہ رحمی سے پوری طرح متمتع ہوتے دیکھا ہے اور اسی لحاظ سے ان کی وفات ہمارے سارے خاندان کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔

دوسری صفت جو آپ میں نمایاں تھی اور جس کے باعث میں ان کو ہمیشہ ہی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا وہ آپ کا یہ جذبہ تھا کہ ہمارے خاندان میں باہمی مودت و محبت اور حسن سلوک قائم و دائم رہے۔ بعض لوگوں میں یہ بڑا نقص ہوتا ہے کہ وہ بات بات پر اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے لڑتے اور جھگڑتے رہتے ہیں۔ لیکن آپ نہ صرف یہ کہ اس بدخلقی سے بالکل مبرا اور پاک تھے بلکہ جہاں بھی اور جب کبھی بھی ہمارے وسیع خاندان میں کوئی جھگڑا کھڑا ہوتا تو آپ اسے نپٹانے کی فوری اور پوری کوشش کرتے اور اس لحاظ سے مجھے وہ خاص طور پر بڑے ہی عزیز تھے۔

میرے اس مرحوم بھائی کی تیسری قابل قدر خوبی مہمان نوازی تھی۔ مرحوم اپنی ملازمت کے لحاظ سے کوئی بہت بڑی تنخواہ نہ پاتے تھے لیکن پھر بھی اپنے آئے گئے عزیزوں کی دعوت ضرور کرتے تھے اور وہ دعوت اگرچہ بڑی ہی سادہ ہوتی اور اس میں پُرتکلف کھانے نہ ہوتے تھے تاہم وہ جذبہ خلوص جس کے ساتھ وہ اپنے عزیزوں کو اپنے گھر پر بلاتے وہ بڑا ہی قابل قدر تھا کیونکہ ان کے چہرہ سے عیاں ہوتا تھا کہ وہ اپنے عزیزوں کو اپنے گھر بلا کر فی الواقعہ خوش ہیں اور اس جذبہ کے بالمقابل وہ پُرتکلف کھانے کیا حیثیت رکھتے ہیں جن کو کھانے والا اور کھلانے والا دونو خلوص و بشاشت سے عاری ہیں

مرحوم کی ایک اور خوبی جو دین سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے وہ یہ ہے کہ آپ بڑے ہی سادہ اور سادگی پسند تھے۔ آپ صاف اور ستھرے کپڑے ضرور پہنا کرتے تھے لیکن میں نے ان کو پُرتکلف اور قیمتی لباس پہنے کبھی نہیں دیکھا اور اس لحاظ سے آپ گویا تحریک جدید کے مطابق سادہ زندگی کو پورا کرتے تھے تاکہ اس طریق سے بھی کچھ رقم بچا کر خدمت دین کے لئے دی جاسکے۔ یہی حال ان کے عادات و اطوار کا تھا کہ ان میں بھی کوئی تکلف نہ پایا جاتا تھا۔

ایک اور خوبی جو مجھے ان میں نمایاں نظر آتی تھی اور اس لحاظ سے بھی وہ مجھے بڑے ہی عزیز تھے وہ یہ تھی کہ آپ دن بھر میں پوری محنت و مشقت سے اپنا کام کرتے اور کام سے واپس آکر جو مناسب وقت وہ گھر پر دے سکتے اسے دینے کے بعد بسا اوقات نماز عشاء کے بعد خادم صاحب مرحوم کی تبلیغی پاکٹ بک بغل میں دبا کر تبلیغ کے لئے اپنے محلہ بھاٹی گیٹ میں نکل جاتے اور کئی دفعہ کافی دیر کے بعد رات کو گھر واپس آتے اور اپنے گھر میں آنے والے غیر احمدی رشتہ داروں کو تو وہ ضرور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے کچھ عرصہ قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی تھی اور یہ اس تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ جذبہ تبلیغ سے معمور تھے اور انہوں نے اس جذبہ کو اپنی اولاد میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

مرحوم کو سلسلہ سے بھی خوب محبت اور لگاؤ تھا اور جہاں تک آپ سے ہو سکتا تھا آپ یہ کوشش کرتے کہ جلسہ سالانہ پر ضرور حاضر ہوں۔ جہاں تک شہر لاہور کے اندر ہونے والے یا بالکل قریب ہونے والے جلسوں کا تعلق ہے تو ان میں سے کسی میں شاید ہی غیر حاضر ہوتے ہوں گے عموماً ہر جلسہ پر خود بھی جاتے اور اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں یا پوتوں وغیرہ کو بھی لے جاتے اور اس طرح ان میں بھی دین سے محبت اور لگاؤ پیدا کرتے

آپ نماز پوری پابندی اور خشوع کے ساتھ بروقت ادا کیا کرتے تھے اور تہجد کا شوق بھی رکھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید بھی عموماً پڑھا کرتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تاکید کیا کرتے تھے۔

آپ کا ایک نمایاں وصف محنت تھا اپنی معیشت کے لئے آپ از حد محنت کیا کرتے تھے اور اپنی ملازمت کے معینہ وقت کے بعد آپ زائد وقت بھی لگایا کرتے تھے تاکہ اس طرح آپ اپنے خاندان کی پوری طرح کفالت کر سکیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ معمولی بیماری کو تو آپ بالکل خاطر میں نہ لایا کرتے تھے بلکہ بسا اوقات اسی حالت میں کام پر چلے جایا کرتے تھے آپ کو متعدد بار درد گردہ کی شکایت ہوئی۔ لیکن آپ سوائے شدید بیماری کے ایام کے باقی دنوں میں کام پر جاتے اور دوائی بھی استعمال کرتے رہتے۔ اب جبکہ آپ اپنی عمر کے لحاظ سے بظاہر محنت کے قابل نہ تھے لیکن پھر بھی آپ اپنی وفات سے قبل بھی کچھ نہ کچھ کام ضرور کرتے رہے اور اس لحاظ سے گویا آپ نے ان تھک محنت کرتے کرتے اپنی زندگی بسر کی۔

مرحوم اس لحاظ سے بڑے ہی قابل رشک انسان تھے کہ آپ نے اپنی وفات سے قبل اپنے سب لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں کر دیں اور اپنی وفات سے قبل ان سب کو برسر روزگار دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے اس مرحوم بھائی کی مغفرت کرے ان کے درجات کو بلند کرے اور ہم سب کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو آمین

سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف (بقیہ صفحہ ۲)

کہ آپ نے سینکڑوں مسلمانوں سے جو انہیں ایرپورٹ پر الوداع کہنے آئے تھے اور جنہوں نے ایرپورٹ کو معمور کر رکھا تھا خطاب فرمایا پھر اخبار نے اس پیغام کا ذکر کیا جو اوپر درج ہوا ہے

دعا کے بعد حضور ۱۹ء کو ۱۰ بجے عازم غانا ہوئے اور ۱۱ ۲ ۲۰ء کو غانا پہنچ گئے۔ غانا کی رپورٹ الگ بعد ارسال کی جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

۲ خوش و خرم ہیں الحمد للہ۔ احباب حضور کے لئے صحت و عافیت اور بخیریت واپسی کی دعائیں کرتے رہیں۔

(بقیہ صفحہ ۸)

کی جلا کو اور اپنے دلوں کی وسعت کو اور اپنی روحوں کی پاکیزگی کو اشاعت اسلام کے اعلیٰ تر مقصد کے لئے وقف کریں تاکہ خدا اور خدا کے رسول کا نام دنیا میں بلند ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر حال میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو نئے نئے علوم کی تلاش اور دریافت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور خود اپنے فضل سے آپ کی صلاحیتوں کو اسلام کے لئے مفید تر بنائے تاکہ آپ دنیا میں سرخرو اور عاقبت میں سربلند ہوں۔ اللّٰھم آمین۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری گزارشات کو اطمینان اور توجہ سے سنا۔ خدا حافظ۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس نہایت پُراثر خطاب کے اختتام پر محترم پرنسپل صاحب نے جلسہ تقسیم اسناد کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقسیم انعامات

بعدہٗ جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے تعلیم، کھیلوں اور دیگر مقابلوں میں خصوصی امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے جس کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۷۶

منکہ سید حفیظ احمد ولد سید عبدالمنعم صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۸/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) ایک مکان N/213 Khasra NO 27021 53 Decimal
موضع کوسمبی
Mouza Kusambi Kawat Khata
جس کی قیمت بازاری اس وقت اندازاً ڈھائی ہزار روپیہ ہے۔

۲۔ کھیتی زمین جو کہ چار گونٹھ ہے جس کا پلاٹ نمبر ۴۰۵ موضع کوسمبی کھیوٹ نمبر ۵ ۱۶۰ ڈیسیمل جس کی بازاری قیمت اس وقت اندازاً گونٹھ ۳۰۰/- روپیہ کے حساب سے کل بارہ سو روپیہ ہے۔ ۳۔ اسکے علاوہ نقد ۲۰۰/- روپے جو میرے بڑے بھائی جائداد کے سلسلہ میں دینے والے ہیں ہیں۔ ایک ریڈیو جس کی قیمت ۳۰۰/- روپیہ ہے ایک گھڑی قیمتی ۱۵۰ روپیہ اس پوری جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۸۱/- روپیہ ماہوار ہے۔ بہ تناسب اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میرا جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وصیت کی مد کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: سید حفیظ احمد
Head master
Karaput N.A.C.M.E School
P.O. Dumuripur
Dist Kurapur
(Orissa)

گواہ شد:۔ سید عبدالسلام
Office of A.G Orissa
Bhubaneswar
21/9 (Orissa)

گواہ شد:۔ محمد سرور احمدی
Office of A.G Orissa
Bhubaneswar

وصیت نمبر ۱۳۷۸۱

منکہ ناصرہ بیگم اہلیہ مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں

(۲) منقولہ جائداد۔ مہر گیارہ صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ دستی گھڑی ایک عدد قیمتی یکصد روپیہ۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی دو تولہ چمپا کلی طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ، لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ۔ چاند بالی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ۔ کرن پھول طلائی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ۔ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ۔ کل وزن چھ تولہ در دو صد روپیہ فی تولہ قیمتی بارہ صد روپیہ کل میزان جائیداد منقولہ چوبیس صد روپیہ۔

میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو موجودہ اور آئندہ بوقت وفات ثابت ہونے والی جائداد نیز آمد پر حاوی ہوگی۔ یہ حصہ جائیداد جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:۔ ناصرہ بیگم۔

گواہ شد:۔ سیٹھ محمد ادریس سیکرٹری امور عامہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد امام غوری سیکرٹری مال یادگیر۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیانی نزیل یادگیر ۱۰/۳/۷۰

وصیت نمبر ۱۳۷۸۳

منکہ بشریٰ طیبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی قوم اراعیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۸/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے اباجان مولوی محمد ابراہیم صاحب نے مجھے ایک ہزار روپیہ نقد عطا کیا ہے

۲۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی نصف تولہ (۳) میرا جیب خرچ دس روپیہ ماہوار مجھے اباجان سے ملتا ہے۔

اس کے سوا میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور شرط اول وا علان وصیت کی رقم اور نقد کا ۱/۱۰ حصہ ابھی ادا کرنے کو تیار ہوں۔ اور یہ بھی عہد کرتی ہوں کہ آئندہ جو میری جائیداد یا آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی بلکہ بعد میں پیدا ہونے والی جائیداد کی بھی اور ترکہ جو مرنے پر اس کی بھی۔

الامتہ:۔ بشریٰ طیبہ ۸/۳/۷۰

گواہ شد:۔ بشیر احمد گھٹیالیاں ترکی ۱۰۹۱۲ محلہ احمدیہ قادیان۔ ۸/۳

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم قادیانی درویش قادیان ۸/۳/۷۰

وصیت نمبر ۱۳۷۸۷

صبیحہ افسر اہلیہ سیٹھ نثار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد بہ تفصیل ذیل ہے۔

(۱) جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں (۲) منقولہ جائداد (۱) زیور نکلس طلائی دو سیٹ وزنی سات تولہ۔ چندن ہار طلائی ایک عدد وزنی آٹھ تولہ بالیاں طلائی دو جوڑی وزنی تین تولہ انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی ڈیڑھ تولہ۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی چار تولہ میزان ساڑھے تئیس تولہ۔ در دو صد روپیہ فی تولہ۔ کل قیمتی چار ہزار سات سو روپیہ (۲) پازیب نقرئی ایک جوڑی وزنی دس تولہ۔ در چھ روپیہ فی تولہ۔ گویا قیمتی ساٹھ روپے (۳) دستی گھڑی ایک عدد قیمتی ایک سو روپیہ (۴) مہر بذمہ خاوند ہے گیارہ سو روپیہ۔ گویا کل تعداد جائداد منقولہ پانچ ہزار نو سو ساٹھ روپیہ ۵۹۶۰/-

میں اپنی جائداد موجودہ اور آئندہ کی جو وفات پر ثابت ہو۔ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں جائیداد کا حصہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ میری آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

الامتہ:۔ صبیحہ افسر

گواہ شد:۔ سیٹھ نثار احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد امام غوری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر۔

کاتب الحروف۔ ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل یادگیر

وصیت نمبر ۱۳۷۸۸

بشریٰ بیگم اہلیہ مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر اکیس سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰/۳ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) بہ تفصیل ذیل میری منقولہ جائداد ہے

۱۔ زیور کڑے طلائی دو عدد وزنی پانچ تولہ کڑے سادہ وزنی تین تولہ نکلس طلائی سٹ دو عدد وزنی ساڑھے پانچ تولہ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی آٹھ تولہ۔ چندن ہار طلائی وزنی آٹھ تولہ انگوٹھیاں طلائی آٹھ عدد وزنی پانچ تولہ چاند بالیاں طلائی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ سادی بالیاں طلائی ایک جوڑی وزنی نصف تولہ لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ڈیڑھ تولہ لچھا کالی پوت طلائی وزنی نصف تولہ میزان کل وزن ساڑھے چوالیس تولہ قیمتی آٹھ ہزار نو صد روپیہ بحساب دو صد روپیہ فی تولہ۔ دستی گھڑی ایک عدد قیمتی ایک صد روپیہ۔

۳۔ ریڈیو ایک سیٹ قیمتی چار صد روپیہ

۴۔ حق مہر بذمہ خاوند گیارہ صد روپیہ کل میزان دس ہزار پانچ صد روپیہ۔

۲۔ کوئی جائیداد غیر منقولہ میرے پاس نہیں (۳) میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے جو پچیس روپے ماہوار ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اپنی جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں جائداد کا حصہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی آئندہ میری جائداد جو چھوڑے اور بوقت وفات ثابت ہو اور آمد میں زیادتی ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

۳/۱۲ الامتہ بشریٰ۔ گواہ شد: محمد امام غوری سیکرٹری مال یادگیر۔ گواہ شد: محمد نصرت اللہ غوری خاوند موصیہ — کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل

انسانی حقوق کا عالمی منشور

(قسط ۲)

دفعہ ۱۶ :-

(۱) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بناء پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہوگا۔ (۳) خاندان معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔

دفعہ ۱۷ :

(۱) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد رکھنے کا حق ہے۔

(۲) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸ :-

ہر انسان کو آزادیٔ فکر، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا نجی طور پر، تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل جل کر عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ ۱۹ :-

ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعہ سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے علم اور خیالات کی تلاش کرے انہیں حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔

دفعہ ۲۰ :

(۱) ہر شخص کو پُرامن طریقے پر ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔

(۲) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ ۲۱ :-

(۱) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہِ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔

(۲) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے۔

(۳) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی سے ہوں گے۔ اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مساوی کسی دوسرے آزاد طریقِ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ ۲۲

معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی کہ وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی و ثقافتی حقوق کو حاصل کرے جو اس کی عزت اور شخصیت کے آزادانہ نشوونما کے لئے لازم ہیں۔

دفعہ ۲۳

(۱) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط اور بیروزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے۔

(۲) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر، مساوی کام کے لئے مساوی معاوضے کا حق ہے۔

(۳) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لئے باعزت زندگی کا ضامن ہو۔ اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔

(۴) ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۲۴ :-

ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے علاوہ مقررہ وقفوں کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔

(باقی)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

(کے متعلق)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مساجد کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔ مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کو دُنیا کے اکنافِ عالم میں مساجد کی تعمیر کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ وہ ملک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل

ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء

جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک فرماویں۔ (منیجر الفضل)

شربت

فرحت افزا

موسم گرما کا بہترین مشروب

یہ شربت مفرح اور مقوی قلب ہے

موسم گرما کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے

لو اور پیاس کا بہترین علاج ہے

قیمت فی بوتل چار روپیہ صرف

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

ہمیشہ نئے سے نئے علمی خزائن کی تلاش میں رہیں تاکہ آپ کے ذہنوں میں روشنی

روحوں میں بالیدگی اور دلوں میں کشادگی اور طمانیت پیدا ہو

آپ کا فرض ہے کہ آپ اس رنگ میں اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے انہیں اشاعت اسلام کیلئے وقف کریں

موجودہ وقت کی یہی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ خدا اور خدا کے رسولؐ کا نام دنیا میں بلند کیا جائے

تعلیم الاسلام کالج کے جلسۂ تقسیم اسناد میں فارغ التحصیل طلباء سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۵ر مئی۔ امیر مقامی محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد سے (جس میں آپ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی تھی) خطاب کرتے ہوئے ڈگریاں حاصل کرنے والے فارغ التحصیل طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اشاعت اسلام کے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس کی خاطر تعلیم الاسلام کالج کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ہمیشہ نئے سے نئے علمی خزائن کی تلاش میں رہیں تاکہ ان کے ذہنوں میں روشنی روحوں میں بالیدگی اور دلوں میں کشادگی و طمانیت پیدا ہو۔ آپ نے انہیں ان کا ایک نہایت اہم فرض یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ کا فرض ہے کہ آپ اس طرح اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے بعد اپنے ذہنوں کی جلاء، اور اپنے دلوں کی وسعت اور اپنے روحوں کی پاکیزگی کو اشاعتِ اسلام کے اعلیٰ تر مقصد کے لئے وقف کریں تاکہ خدا اور خدا کے رسولؐ کا نام دنیا میں بلند ہو سکے۔"

آپ نے انہیں باور کرایا کہ موجودہ دور میں اسلام کی سب سے بڑی ضرورت ہی یہ ہے کہ وسیع النظر علماء سے میسر آئیں اور نئے علوم کی طرف سے جو اعتراض اسلام پر کئے جاتے ہیں وہ ان کا جواب دیں۔ اور اس طرح خدا اور خدا کے رسول کا نام دنیا میں بلند کریں۔

کالج کے جلسۂ تقسیم اسناد میں قبل ازیں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کرنا منظور فرمایا تھا لیکن عین انہی ایام میں آپ کو صدر مملکت کے ہمراہ ایک غیر ملکی دورہ پر جانا پڑا اس لئے آپ کا جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کرنا ممکن نہ رہا چنانچہ کالج کی طرف سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمانے کی درخواست کی گئی جسے آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ازراہ نوازش قبول فرما لیا۔ اور آپ نے کالج کو کونسل میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرما کر فارغ التحصیل طلباء کو بیش قیمت نصائح پر مشتمل بہت پُر اثر خطاب سے نوازا۔

جلسہ اسناد کی کارروائی کا آغاز

جلسہ تقسیم اسناد کا انعقاد ۵ر مئی کو صبح نو بجے کالج ہال میں عمل میں آیا محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور دیگر ممبران سٹاف کی معیت میں مہمان خصوصی کے جلوس کی شکل میں ہال میں داخل ہوئے اور محترم پرنسپل صاحب کے ساتھ صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم عزیزم مشہود الحق نے کی بعدہٗ محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے نے باری باری محترم پرنسپل صاحب کی خدمت میں وہ طلباء پیش کئے جنہوں نے امسال ایم اے۔ بی ایس سی۔ اور بی اے کے امتحانات میں کامیابی حاصل کر کے ڈگریاں عطا کئے جانے کا استحقاق حاصل کیا تھا۔ محترم پرنسپل صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کی بناء پر انہیں باری باری اسناد عطا فرمائیں اور انہیں جامۂ فضیلت پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایم اے عربی کے امتحان میں جو طالبات کامیاب ہوئی تھیں انہیں محترم پرنسپل صاحب کی طرف سے اسناد عطا کئے جانے کے اعلان کے بعد سیدہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ایم اے ڈائرکٹرس جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ نے انہیں ان کی اسناد تقسیم کیں۔

سالانہ رپورٹ

فارغ التحصیل طلباء اور طالبات کو ڈگریاں عطا فرمانے کے بعد محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل نے کالج کی ۷۰-۱۹۶۹ء کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے تعلیم و تدریس، کھیلوں اور تعلیمی و سماجی سرگرمیوں سے متعلق کالج کی گوناگوں کامیابیوں اور رفتار ترقی کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کے علاوہ بعض تعلیمی مسائل پر بھی اظہار خیال فرمایا آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ حال ہی میں حکومت نے تعلیمی پالیسی کا جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت نے ابتدائی مسودے پر جو مشورے طلب کئے تھے ان میں سے بیشتر قبول کر لئے گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ تعلیم الاسلام کالج نے بھی اس سلسلہ میں ایک یادداشت حکومت کو بھیجی تھی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ موجودہ پالیسی میں اس کی اکثر و بیشتر باتیں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔ آپ نے اپنی رپورٹ میں حکومت کے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا کہ بلا استثناء تمام پرائیویٹ کالجوں کو قانونی حیثیت رکھنے والے بورڈوں کے ماتحت کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ایسے کالجوں کو جو اپنا سارا خرچ یا اس خرچ کا معتدبہ حصہ اپنے وسائل سے پورا کرتے ہیں۔ حکومتی بورڈوں کا پابند کرنا تعلیمی ترقی کی روح کے سراسر منافی ہے کیونکہ آج تک تعلیم میں جو توسیع ہوئی ہے وہ صرف حکومت کے اداروں کے ذریعہ ہی نہیں ہوئی بلکہ زیادہ تر انہی پرائیویٹ اداروں کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اگر ایسے کالجوں پر کنٹرول قانونی شکل میں نافذ کیا گیا تو یہ قومی ترقی کی طرف نہیں بلکہ پسماندگی کی طرف ایک قدم ہوگا۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا خطاب

سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے حاضرین سے خطاب فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ اس موقع پر آپ نے بیش قیمت نصائح پر مشتمل جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے آپ نے فرمایا:۔

"تعلیم الاسلام کالج کی عطائے اسناد اور تقسیم انعامات کی عظیم علمی تقریب پر شرکت کی دعوت دے کر آپ نے میری جو عزت افزائی فرمائی ہے میں اس کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کی عالی ظرفی کا اعتراف کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے لئے آپ جیسے شفیق استاد کے حکم کو ٹالنا ممکن نہیں تھا اس لئے حاضر ہو گیا ہوں ورنہ من آنم کہ من دانم۔

برادرم مکرم مرزا مظفر احمد صاحب کا آنا اس تقریب کے شایان شان بھی ہوتا اور آپ لوگوں کے لئے مفید بھی! مجھے یقین ہے کہ میں ان کا بدل نہیں ہو سکتا تاہم اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے عزیز بچوں سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

"آپ اس ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو رہے ہیں جو اپنے مقاصد کے لحاظ سے منفرد اور پس منظر کے لحاظ سے قابل رشک ہے اس ادارہ کے قیام کے پس منظر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی امنگ ہے اور اس کے مقاصد میں اشاعت اسلام کی بے پناہ ذمہ داریاں اٹھانے والے افراد پیدا کرنا شامل ہے اس لئے میں آپ کو بھی نصیحت کروں گا کہ عملی زندگی میں داخل ہونے کے بعد اپنے اس ادارہ کے اس مقصد کو کبھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دیں اور ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ایک مفید وجود بنائے

دوسرے یہ بات بھی یاد رکھئے کہ علم محض کتابی علم کا نام نہیں ہے علم تو ایک روشنی ہے جو کثرت مطالعہ اور وسعتِ نظر سے نصیب ہوتی ہے اس لئے اپنے حصول علم کی لگن کو محض نصابی کتابوں تک ہی محدود نہ کریں بلکہ ہمیشہ نئے سے نئے علمی خزائن کی تلاش میں رہیں تاکہ آپ کے ذہنوں میں روشنی، روحوں میں بالیدگی، اور دلوں میں کشادگی اور طمانیت پیدا ہو موجودہ دور میں اسلام کی سب سے بڑی ضرورت ہی یہ ہے کہ وسیع النظر عالم اسے میسر آئیں اور نئے علوم کی طرف سے جو اعتراض اسلام پر وارد ہوتے ہیں ان کا جواب دیں۔

پس میرے عزیزو! آپ کا فرض ہے کہ اپنے ذہنوں

(باقی ص۵ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴